میں چیچن عوام کا قتل عام ہو رہا تھا وہ دور انسانوں کا نہیں بلکہ سنگلاخ اور سنگدل پتھروں کا دور تھا۔ جس پر نہ کسی نے ظالم کے ہاتھ کو روکا نہ ٹوکا اور نہ ہی کسی کی آنکھ نے چند آنسو بہائے اور نہ کسی کونے سے آہ و فغاں کی آواز اٹھی۔

رمضان المبارک جیسے بابرکت مہینے کی آمد آمد ہے۔ جس وقت ہمارا خوانِ نعمت سحر و افطار کے وقت نعمتوں سے لبریز ہو گا اسی وقت چیچنیا میں ہمارا کوئی مسلمان بہن یا بھائی یا بچہ بھوکوں اور فاقوں سے موت کی آغوش میں جا رہا ہو گا۔ یا پھر روسی ٹینکوں تلے روندتا چلا جا رہا ہو گا۔ یا انکی بے رحم بمباری کی زد میں ہو گا۔

مغربی دنیا اکیسویں صدی کا جشن اسلئے اس زور و شور سے منا رہی ہے تاکہ گروزنی کے کھنڈرات سے اٹھتی ہوئی آہیں اور فریاد و فغاں کا دھواں انہیں محسوس نہ ہو۔ اور انکے رنگ میں بھنگ نہ پڑے۔ ؎ در مجلس خود راہ مدہ ہم چو منے را ۔ افسردہ دل افسردہ کند انجمنے را

قانونِ مکافاتِ عمل اور آمر نواز شریف مجرموں کے کٹہرے میں

تو منکرِ قانونِ مکافاتِ عمل تھا ۔ لے دیکھ تیرا عرصہ محشر بھی یہیں ہے

جادۂ عظمت و اقتدار پر متمکن "متکبر و جبار مغل شہنشاہ" سرپٹ دوڑتا ہوا اسلامی، ملکی حدود و قیود کو روندھتا چلا جا رہا تھا اور قدرت نے بھی بطور امتحان اسکی رسی ڈھیلی چھوڑ رکھی تھی۔ اقتدار کی مست اڑانوں نے نواز شریف کو زمین و فرش پہ رہنے سے بے نیاز بنا کر (بزعم خود) عرش کے مکینوں کے ہمدوش کر دیا تھا۔ جہاں سے اس خدا فراموش اور خود فراموش فرعون کو دین و مذہب، ملک و ملت، آئین و دستور اور قوم و رعایا حقیر و فقیر نظر آ رہے تھے۔ حالانکہ اصل شریفوں کے سر عزتوں اور عظمتوں کی شرف یابی پر بارگاہ خداوند میں پھلوں سے بھری ٹہدنی کی طرح جھک جاتے ہیں لیکن اس خاکی پتلے کے کاسئہ سر میں تواضع، عجز و انکساری اور جذبہ خدمت خلق کے بجائے کبریائی غرور و تکبر نخوت و حشمت، نمود و نمائش اور ضد و انتقام کا بھوت سوار ہو گیا تھا۔ عرصہ

دراز سے ملک و ملت پر انکا منحوس تسلط تھا یہ حکومت بھی کسی ابد زادہ کی طرح مسند لوٹا رہا اور غریبوں کا خون چوستا رہا۔ پاکستانی قوم، دینی حلقوں اور مدارس کی اعلامیہ پر عرصہ حیات کو عرصہ تنگی بنا دیا تھا۔ جن علماء نے انہیں مسند واقتدار تک پہنچایا تھا انکے ساتھ کیسا سلوک کیا گیا۔ شریعت بل کو ۱۹۹۰ء میں اپنے الیکشن کا نعرہ بنایا گیا لیکن جب اقتدار حاصل ہوا تو شریعت بل کیساتھ جو کھیل انہوں نے کیا وہ شاید یہود و نصاریٰ کی کٹھ پتلی کرتے، نواز شریف نے پارلیمنٹ، شیطانی جمہوری تماشے اور کرپٹ نظام کو سرکاری شریعت بل میں جس طرح تحفظ فراہم کیا تو پورے ترامیم کے پیچھے تھے اس کی اصل روح ختم کر دی۔ حکمرانوں کی خواہش تھی کہ عوام کو شریعت بل اور نفاذ شریعت کا میٹھا شربت پلایا جائے تاکہ وہ بھی مسرور رہیں اور انہیں تحفظ دینے والا شیطانی کرپٹ نظام بھی قائم و دائم رہے۔ لیکن خدا کی قدرت دیکھئے آج اسی خود ساختہ نظام کی پوشیدگی اور وجہ سے جیل کی کوٹھڑی میں اسکا دم گھٹ رہا ہے۔ آج اپنے اعمال اور کارپردازانِ حکومت کے تعاون کس مقام پر پہنچ گیا ہے اسکے حواری مشیر (مشاہد حسین وغیرہ) بھی سلطانی گواہ بن رہے ہیں۔ جو کل تک اسکا نفسِ ناطقہ تھا اسی طرح دیگر حکومتی افراد بھی دھڑا دھڑ سلطانی گواہ بن رہے ہیں۔ الیوم نختم علی افواههم وتکلمنا ایدیهم وتشهد ارجلهم بما کانوا یکسبون۔ "آج ہم انکے منہ پر مہر لگائیں گے اور انکے ہاتھ باتیں کریں گے ہمارے ساتھ اور انکے پاؤں گواہی دیں گے جو کچھ انہوں نے کیا ہے۔" پھر اپنے مخالفین کو ٹھکانے لگانے کیلئے اس نے جو خصوصی عدالتیں بنا رکھی تھیں اور جنکے ذریعے سینکڑوں لوگوں کو خونِ ناحق میں نہلا دیا گیا تھا۔ آج خود انکا موجودہ منصف انکی زد میں آگیا ہے۔

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو خود ہی اپنے دام میں صیاد آگیا

لیکن بالآخر قانونِ مکافاتِ عمل، غریبوں اور مظلوموں کی آہوں، شہیدوں کی بیواؤں اور یتیم بچوں کی آہوں نے اسے عرش سے سیدھا قید و بند اور ان کے اندھیروں میں پھینک دیا۔ اہل اقتدار اور ہوس پرستوں کیلئے نواز شریف کے انجامِ بد میں بڑی عبرت و نصیحت ہے، کل تک تختِ شاہی اور قصرِ اقتدار پر متمکن و فائز مغرور شخص آج دار و رسن اور قید و بند کی ذلتوں سے دوچار ہے۔

ع دیکھو مجھے جو دیدۂ عبرت نگاہ ہو

تاریخ اپنے آپ کو پھر سے دوہرا رہی ہے پاکستان کا دوسرا بھٹو اپنے انجام تک پہنچنے والا ہے۔ فرانس کے شاہی خاندان کے آخری بادشاہ کو پھر سے عوام نے محل سے گھسیٹ کر چوک میں پھانسی پر لٹکا دیا تھا۔ نواز شریف تو پھر بھی خوش نصیب ہیں کہ انہیں فرانس کے شاہ لوئی کی طرح عوام نے نہیں گھسیٹا بلکہ انہیں قومی محافظوں نے اب تک ضرورت سے زیادہ سہولتیں اور تحفظ فراہم کیا ہے۔ کل تک قانون و دستور جس کے پیر کا جوتا تھا آج وہ خود آئین کے محافظوں کے بھاری بوٹوں تلے دبا ہوا ہے۔ کل تک جس کی جنبش ابرو پر جعلی پولیس مقابلوں میں گردنیں اڑائی جاتی تھیں۔ آج خود اسکی گردن پھانسی کے پھندے سے تھوڑے سے فاصلے پر ہے۔ ظلم و ستم کے کوہ گراں جب قدرت اور حاکم ابد کی گرفت میں آتے ہیں تو پھر یہ حکمران روئی کے گالوں کی طرح اڑتے نظر آتے ہیں۔ یوم یکون الناس کالعهن المنفوش سابق وزیر اعظم کے دور حکومت میں بی بی سی کے مطابق بارہ سو افراد نے غربت و افلاس، بے روزگاری اور حکومتی پالیسیوں کے خلاف تنگ آکر احتجاجاً خودکشی کی۔ ان سب کا خون بھی نواز شریف کی گردن پر ہے۔ کیونکہ حضرت علیؓ جو مسلمانوں کے خلیفہ تھے انہے فرمایا تھا کہ اگر دریائے فرات کے کنارے کوئی کتا بھی بھوکا مر جائے تو روز قیامت اسکے بارے مجھ سے پوچھا جائے گا۔ یہاں تو ہزاروں افراد ہر روز بھوکوں تنگ آکر مرنے بیٹھے۔ اسی طرح صرف پنجاب میں نواز شریف اور شہباز شریف دونوں کی ایما پر اپنے مخالفین کو جعلی پولیس مقابلوں میں بے دردی سے قتل کر دیا گیا۔ تقریباً اب تک دو سو چھبیس افراد کی تعداد سامنے آئی ہے۔ پھر اسی طرح کراچی میں بھی سینکڑوں لوگوں کو مارا گیا۔ افغانستان کے بارڈر پر سینکڑوں پاکستانی طالبان کو بارڈر کراس کرتے ہوئے پکڑا گیا اور مہینوں تاریک سیلوں میں رکھا گیا۔ کئی عرب مجاہدین کو خفیہ طور پر قاتل حکومتوں کے حوالے کیا گیا۔ جنہیں پہنچتے ہی پھانسی پر چڑھا دیا گیا۔ لاہور اور اسلام آباد میں حکومت مخالف مظاہروں میں مختلف دینی مکاتیب فکر کے لوگوں کے ساتھ جو ظلم و جبر روا رکھا گیا ایسا سلوک تو کشمیر میں ہندوستانی افواج نے حریت پسندوں کے ساتھ بھی نہیں برتا۔ کئی علماء کی داڑھیاں نوچی گئیں اور کئی کو شاہراؤں پر بالکل ننگا کیا گیا۔ صرف اپنی حکومت کو دوام دینے کیلئے ملک میں فرقہ واریت کا ڈرامہ رچایا گیا اور روزانہ درجنوں افراد کو

ایجنسیوں کے ذریعے بے دردی سے قتل کرایا گیا۔ اس بربریت پر خدا کب تک خاموش رہتا۔ اللہ تعالیٰ نے اس فرعون کی حکومت اور تکبر کو ختم کرنے کیلئے اسکے اپنے ہی خصوصی بندے پرویز مشرف کو وسیلہ بنایا۔ اذ هب الیٰ فرعون انه طغیٰ سابق حکمرانوں کے جرائم کی اتنی بڑی فہرست ہے کہ یہ اداراتی صفحات اسکے متحمل نہیں ہوسکتے۔ ان کے لئے دیوانِ حشر ہی گواہ بنے گا۔ جو لوگ سابق حکمرانوں پر ترس کھانے اور پھانسی نہ دینے کی بات کرتے ہیں وہ بھی عدل وانصاف کا بول بالا نہیں چاہتے۔ زندگی و معاشرے کو بہتر اور پاک رکھنے کیلئے اللہ تعالیٰ کے دیئے گئے قوانین قصاص و دیت اور حدود و تعزیرات اور جزاو سزا کا قائم رکھنا سب کے کیلئے برابر ہے۔ اور اسی میں زندگی کی بقاء ہے۔ ولکم فی القصاص حیوٰة یا اولی الالباب "قصاص میں تمہاری جانوں کا بڑے بچاؤ ہے" اس سلسلے میں چاہے وہ فاطمہؓ بنت رسول اللہ ﷺ ہو یا ابن عمرؓ ہو۔ شریعت میں کسی کی بھی رورعایت نہیں۔

نواز شریف کا وزیر اعلیٰ اور دو دفعہ وزیر اعظم بننا پھر بعد میں مجرم ٹھہرنا ہمارے لئے ایک عبرت آموز کہانی ہے اور مادی زیست کی بے ثباتی، بے مروتی اور مال و متاع کے باوجود بے حسی اور تماشاگاہِ عبرت بننا ایک چشم کشا سبق ہے۔ ما اغنیٰ ماله اذا تردیٰ (جسوقت وہ ہلاک ہوتا ہے تو اسکا مال اسے کچھ نفع نہیں پہنچاتا۔) شکست وزوال اور مکافات و محاسبہ کا عمل جب شروع ہوتا ہے تو اسکی انتہا بربادی اور فنا کے آخری باب پر ہوتی ہے۔ یوم تبلی السرائر فماله من قوة ولا ناصر۔ نواز شریف کیساتھ مکافاتِ عمل کا کھیل قید و ذلت اور نتائج اخروی کی شروعات اور اسکے چہرے پر عدالت میں پیشی کے موقع پر ہوائیاں اڑنا، شرمندگی اور رونا دھونا آج تمام قوم اور بین الاقوامی دنیا ٹی وی اور ڈش کے ذریعے مزے لے لے کر دیکھ رہی ہے۔ وجوہ یومئذ علیها غبرہ ۔ "اور بہت سے چہروں پر اس دن خاک پڑی ہوگی" ترهقها قترة .. "ان پر سیاہی چڑھی ہوگی" کا منظر سب کے سامنے ہے۔ کہ ؎

عدل و انصاف صرف حشر پر موقوف نہیں زندگی خود بھی گناہوں کی سزا دیتی ہے